بسم اللہ الرحمن الرحیم • یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم • سورہ محمد آیہ

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیت اہل حدیث ہند کا نقیب

ترجمان
پندرہ روزہ
دہلی

مدیر
حافظ محمد یوسف

جلد ۳۷ — ۱۸ جنوری ۱۹۸۳ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ — شمارہ ۱

محفل قرآن

از اے آر ندوی

• یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم: الآیۃ (سورہ حجرات رکوع ۲) اسلامی معاشرے کی اصلاح اور اس کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لئے اور عملی طور پر ایمان کی حفاظت کے لئے قرآن پاک میں کئی جگہ مختلف اشارے کیے گئے ہیں، انہیں میں مذکورہ بالا آیت بھی ہے، جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ جب تک ایمان نصیب ہو جائے تو اس کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے منافی اسباب کو اپنے قریب نہ آنے دو، ایسی چیزیں کبھی اخلاق کی راہ سے آتی ہیں کبھی معاملات کی راہ سے کبھی صاحب دولت کے تصورات کو ماحول سے [illegible] ہوتی ہیں اور کبھی نسب اور کمال کے طریق سے کبھی اس کو تجربہ کے ماخذوں کی شکل میں، کبھی بغض اور دوسروں کا سبب بنتے ہیں، اور کبھی تخیل اور تجربات، ان تمام مواقع پر ایک قوم کو دوسری قوم پر فخر و مباہات، تمسخر و مذاق کا موقع ملتا ہے، [illegible] تعلیم یافتہ جاہلوں کو ہیچ سمجھتا ہے، نوجوان بوڑھوں سے اجتناب کرتا ہے، اور بوڑھے جوانوں کو جاہل اور بے ادب گردانتے ہیں، [illegible] اور ذلیل ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں، شیطان ایسے موقع پر [illegible] دیتا ہے، تاکہ [illegible] ایمان کو [illegible] معاشرے کا جو [illegible] بنا ہے، اس کے خلاف دلوں میں منافرت، مغایرت، اہانت، زجر و توبیخ، بدگوئی اور بدکلامی، تحقیر، [illegible] نعرہ بازی سے ماحول کو گندہ اور پراگندہ کر دے، تاکہ ایمان کے اثرات دلوں سے جاتے رہیں لہذا اس آیت میں خصوصی طور پر اہل ایمان کو مخاطب کیا ہے اور کہا ہے کہ اپنے ماحول میں ایسے حالات کو پیدا کرنے سے اجتناب کرو کہ کسی موقع پر مرد کسی مرد پر اور عورتیں عورتوں پر اپنے ترفع و علو مرتبت کا اظہار کسی خاص سبب [illegible] ظاہر کریں، ورنہ اس سے ماحول میں وہ عیوب امراض پیدا ہوں گے جن کا علاج [illegible] کوئی ماہر نفسیات علاج نہ کر پائے گا، اور مصلحین کی کوشش ناکام ہو کر رہ جائیں گی، اور کوئی معالج اس نفسیاتی مرض سے پیدا شدہ دیگر امراض اخلاقی کو سمجھ بھی نہ پائے گا اور پھر یہی ہوگا کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ قرآن [illegible] علاج کرتا ہے، اور ایسی باتیں بتلاتا ہے کہ جس کے برتنے سے دور دور تک معاشرے کی خرابی جو امراض پیدا ہوتے ہیں اس سے انسان کو محفوظ کر دیا جائے، اور انسانیت اطمینان و سکون کا سانس لے، ورنہ اسلام سے پہلے عرب کے معاشرے میں اور ماحول میں جو باتیں [illegible] وجود میں آتی تھیں ان سے صدیوں کی جنگوں کی تاریخ بنی ہے، آپس میں منافرت برتاؤ اور تیار ہوتے ہیں، قبائل سے قبائل کا ٹکراؤ، برادریوں سے برادریوں کا مقابلہ اور [illegible] غریبوں میں دیکھی، سب اتحاد جمع اور خود کردہ اعمال کے سبب وجود میں آئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انہی معنوں میں ساری دنیا اور خصوصاً عربوں کے لئے رحمت و نعمت صلاح و فلاح میں تبدیل ہو گئی، عیب جوئی جیسے قرآن کی اصطلاح میں ”لمز“ کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے، اور گندہ، ذہنی اور سفلہ کلامی جسے ”تنابز“ کے لفظ سے ظاہر کیا گیا ہے، ان سب باتوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے شدید گرفت کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ ایمان کے بعد جاہلیت کیطرف رجعت قہقری اور حسن سیرت اختیار کرنے کے بعد بجائے ایمان سے [illegible] کی طرف لوٹنا کتنی بری بات ہے، بس وہی لوگ جو قرآن کی ان آیات کیطرف دھیان نہیں دیتے، ظالموں میں شمار ہو جائیں گے، اور اس سے بڑا ظلم کیا ہے کہ خدا نے اپنے نبی کے ذریعہ اور اپنے کلام کی برکت سے ایمان سے نوازا حسن کردار عطا کیا، بلندیوں کی راہ دکھلائی، صراط مستقیم پر چلایا اپنی سنواری ہوئی جنت کا مستحق قرار دیا، دنیا و آخرت میں سر بلندیوں اور عیش و عشرت کا وعدہ کیا، استخلاف فی الارض جیسا منصب عطا کیا جنت کی وراثت سپرد کی دوزخ کے عذاب سے بچایا [illegible] میں اور صالحین کی فہرست میں شمار کیا، جاہلیت کے قعر مذلت سے نکالا اور اپنی محبوبیت کا تمغہ عطا کیا، نور کے منبروں پر بیٹھنے کے لائق بنا دیا، حور و قصور شامل قسمت کیا اور سب سے بڑھ کر شیطان کو تمہارے حق میں مایوسیاں نصیب [illegible] کی قبولیت منظور فرما کر شاہراہ منزلیں اور زندگی کے مراحل کو تمہارے لئے خوشگوار اور آسان بنایا، کیا تم کو اس کا احسان مند نہ ہونا چاہئے، ایمان کی قدر کرو اس کی حفاظت کرو، وہ ہر حالت میں تم پر مہربان ہے۔

بدل اشتراک
۱۵ روپے سالانہ

غیر ممالک سے
۵ پونڈ دس ڈالر
DD. M. 7/Z

چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

نبی کے دامن کا پیارا نگر دیکھئے
یعنی رب کے دلارے کا گھر دیکھئے
شافع عاصیاں کا شہر دیکھئے
ساقیٔ مہرباں کا وہ در دیکھئے
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

اللہ اللہ مدینے کی تابانیاں
گل تو گل خار پر بھی ہیں مہربانیاں
ہر جگہ نور حق کی ہے فراوانیاں
ہر طرف حسن لیتا ہے انگڑائیاں
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

کوچۂ طیبہ کی یارب وہ رعنائیاں
کیف آور ہے جس کی نسیم جہاں
اس کے ذروں میں ہے اک عجب داستاں
ہیں مناظر مدینہ کے جنت نشاں
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

مجھ پہ لطف و کرم ہو خدائے جہاں
موجزن ہیں مرے دل میں بے تابیاں
مدتوں سے تمنا ہے دل میں نہاں
میں بھی پہونچوں نبی کے حرم میں جہاں
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

شوق ہے اڑ کے پہونچوں میں فوراً وہاں
ہیں آرام میں شاہ ابرار جہاں
کیونکہ فرقت میں جینا ہے مشکل کہاں
رہتا ہے مجھ کو ہر دم یہی ارمان
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

جس دم ہے جائیگا خالق انس و جاں
سبز گنبد کا نظروں میں ہوگا سماں
شوق سے دیکھوں میں نبی کا مکاں
جس کی چاروں طرف ہیں لگی جالیاں
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

بڑھ کے مل مل کے شوق سے ہم وہاں
بھر درودوں کی بھیجیں گے ہم ڈالیاں
اپنے رب سے مناجات سرگوشیاں
رحمتوں سے بھریں گے وہاں جھولیاں
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

تجھ سے درخواست ہے مالک دو جہاں
تو یہ فرماں کرم صاحب عز و شاں
بعد مردن بنا خلد کا مہماں
تیرے ولدان بنیں امجن کے میزباں
چلو یارو نبی کا نگر دیکھئے

از قلم امجن مدنی، منکونگری، گونڈوی

دعائے مغفرت

ناظرین ترجمان کو یہ معلوم کرکے بے حد افسوس ہوگا کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال مورخہ ۱۵ نومبر بروز دوشنبہ ۱۲ بجے دن کو ہوگیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد مغرب تکفین و تدفین کا عمل انجام پایا۔ مرحومہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں صوم صلوٰۃ کی پابند ہمہ وقت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تبلیغ فرمایا کرتی تھیں۔ اپنے لڑکوں، لڑکی نیز پورے خاندان کو ہمیشہ خیر و بھلائی کی تلقین فرمایا کرتی تھیں خدا ان کی مغفرت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین۔ ناظرین ترجمان سے نماز غائبانہ پڑھنے کی درخواست ہے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکا ایک لڑکی چھوڑا ہے

عزیز بیٹا
ڈاکٹر انیس احمد خان
s/o حکیم محمد یونس خان۔ نرنو کھیرہ پورا ضلع گونڈہ۔ یوپی

مولوی محمد ثناء اللہ العمری مہتمم مد...

ہاسپیٹ کو صدمۂ جانکاہ

یہ خبر نہایت رنج و غم کے ساتھ دی جاتی ہے کہ بانی مدرسہ صالحات الاسلام و مدینہ مسجد ہاسپیٹ الحاج بیج کے عبد القادر صاحب مرحوم و مغفور کی اہلیہ محترمہ والدۂ مولانا موصوف طویل علالت کے بعد ۳۰-۴-۲۰ کو انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ اور ذکر و اذکار کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد۔

برادران جماعت سے نماز جنازہ اور دعاء مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے

شریک غم
محمد ابراہیم باشا۔ رزاق منزل حریت بلہاری

آہ! استاذ محترم حضرت علامہ اقبال رحمانی

استاذ محترم حضرت علامہ مولانا محمد اقبال احمد صاحب رحمانی، نور اللہ مرقدہ اپنی رفیقۂ حیات کو لیکر حج بدل کے سلسلے میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے بلڈ پریشر کے زیادتی کی وجہ سے المستشفیٰ الزہراء مکہ مکرمہ میں ۳۱ر اگست ۲۰۰۳ء بروز منگل ۳ بجے دن داعی اجل کو لبیک کہہ گئے، اور اپنے اساتذہ، تلامذہ، خویش اقارب اور پوری جماعت کو داغ مفارقت دے گئے، خصوصاً گلشن علی معہد سراج العلوم بونڈیار کو لاوارث کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا محترم مرحوم و مغفور کی رحلت کی خبر جماعت پر بجلی بن کر گری جس سے باشندگان بستی، گونڈہ و دیگر متعلقین کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، سراج العلوم کے طلباء و اساتذہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، استاذ محترم صوفی باصفا، فرشتہ خصلت، عابد، زاہد، متقی، حسن اخلاق کے پیکر، منکسار، عالم باعمل اور خدا رسیدہ بزرگ تھے، عوام و خواص میں مقبول و ہر دل عزیز تھے، طلباء بچوں کے ساتھ نہایت مشفقانہ نظر رکھتے تھے، علالت کی حالت میں طلباء کی خدمت وان کے قے وغیرہ کو خود دست مبارک سے صاف کرتے تھے، آپ اہم سے اہم معاملہ کو منٹوں میں طے کر دیا کرتے تھے، سخت سے سخت دل انسان آپ کے سامنے بہت نرم دل و مطیع ہو جایا کرتا تھا،

مولانا محترم معہد سراج العلوم بونڈیار کے روح رواں جمعیۃ اہل حدیث گونڈہ کے صدر اعلیٰ اور مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند کے خاص مشیروں میں سے تھے۔ آپ کی پوری حیات مبارکہ دین واسلام کی خدمت اور قوم وملت کی پاسبانی و رہنمائی میں گذری، آپ کی جد و جہد سے بہت سی ایسی مساجد کا وجود ہوا جہاں کوئی مسجد نہیں تھی، مثلاً جامع مسجد اہل حدیث اترولہ، و دیگر آپ کے کارنامے ہم لوگوں کے لئے مشعل راہ ہیں،

استاذ محترم کے وفات حسرت آیات کی خبر پہنچتے ہی پوری جماعت اور قرب و جوار، شہر و دیہات کے لوگوں پر حزن و ملال کے بادل چھا گئے اور سبھی مساجد و مدارس میں نماز جنازہ غائبانہ میں تقریباً ۲ ہزار افراد شامل ہوئے، آپ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ مدرسہ پر لوگ جوق در جوق مسلسل ایک ماہ تک آتے رہے، نیز بے شمار تعزیتی خطوط آتے رہے،

مولانا مرحوم و مغفور کی رحلت سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا بظاہر پر ہونا محال و ناممکن ہے، مادر علمی سراج العلوم اور پورے علاقہ و جماعت یہ صدا آرہی ہے

ع سونی سونی ہے گلستاں کی فضا تیرے بغیر

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولا، قوم و ملت، اساتذہ و طلباء، خویش و اقارب اور جماعت کو صبر جمیل کی توفیق بخشے خصوصاً معہد سراج العلوم کو بام عروج پر پہنچائے اور حوادثات دہر سے بچائے،

نیز مولانا محترم کی قبر کو نور سے منور کرکے جنت الفردوس میں داخل کرے آمین۔ بقیہ پیج کالم پر

بقیہ آہ! استاذ محترم علامہ اقبال رحمانی: اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(نوٹ) ان شاء اللہ محترم کی حیات مبارکہ پر تفصیل مضمون جلد از جلد تحریر کروں گا۔ لہذا آپ کے تلامذہ و احباب سے گذارش ہے کہ مولانا کے کارنامے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

فقط آپ کا شاگرد رشید عزیزہ انتظام، شبیر احمد اثری مقام و پوسٹ بھیرپور کوہلی بستی، یا شبیر احمد اثری صدر مدرس مدرسہ نور العلوم سنگو موہان پوسٹ گیندھڑیا گونڈہ ۱۴ ستمبر ۲۰۰۳ء

جلد ۲۰
شمارہ ۱

پندرہ روزہ ترجمان دہلی

یکم جنوری ۱۹۸۳ء
مطابق
۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

اداریہ

ہندوستان میں فسادات چھوٹے اور بڑے پیمانہ پر ہوتے جا رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی شہر کوئی قریہ ایسا نہ بچے گا جہاں فسادات کی آگ بھڑک نہ رہی ہوگی۔ مختلف اخبارات و رسائل کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی گئی اور مختلف حلقوں سے اہل علم اہل فکر کی طرف سے توجہ دلائی گئی، اندیشے ظاہر کئے گئے کہ ملک کی سالمیت کے لئے یہ سب سے بڑا خطرہ ہے، کہ ملک فسادات کی بھٹی پر رکھا جائے اور ملک کے ذمہ داروں فرمارواؤں اور نیتاؤں کے کان پر جوں بھی نہ رینگے، بلکہ بعض نیتاؤں کے بقول یہ ملک کی ایک ریت بن گئی ہے، اور روز مرہ کے ہونے والے معمولی واقعات میں یہ بات شمار ہو گئی ہے، ایسا ہوتا ہی رہے گا، لیکن جو لوگ زمانہ کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ملک تیزی سے ان حالات کے پیدا ہو جانے کے بعد ہلاکت و بربادی کیطرف اور خطرات کیطرف جا رہا ہے۔ ملک میں بسنے والوں میں منافرت دشمنی اور بے اعتمادی، ہر معاشرت کے لئے اور معیشت کے لئے تجارت و کاروبار کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے، یوں تو ناانصافی، رشوت ستانی، بدسلوکی، بداطواری، دھوکہ دہی تو عام طبقوں میں اپنی جگہ بنا چکی ہے، کون سا طبقہ ہے جو اس ملک میں صفائی پیش کر سکے کہ وہ ان امراض سے پاک ہے، جہاں چاہئے اعلیٰ سطح کے لوگ ان امراض میں مبتلا ہیں، اس سے آپ کیا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک کس طرف اپنی منزل طے کر رہا ہے، اور آخر یہ گاڑی کہاں جا کر دم لے گی، اور یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا، سیاسی لوگوں کو اس خون ناحق پر کتنا مزہ آ رہا ہے گا، کچھ لوگ یہ سمجھتے ہوں گے ملک مختلف حیثیت سے دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں طاقتور بنتا جا رہا ہے، مگر اندر جب گھن لگ جائے تو حقیقت میں ملک کھوکھلا ہو جائے گا، ملک کی طاقت توپ و تفنگ اور اسلحہ ہتھیار نہیں، ملک کی طاقت باخبر ملک میں بسنے والوں کے قلوب میں جو ہر انسان میں پائے جاتے ہیں ان کو طاقت پہونچاتے ہے ملک کی سالمیت ہے، ان کے سکون سے ملک کا سکون ہے اس بات کو ہمارے سیاسی کو کیا جانیں، اور اس مد کو نااہل نیتا جو بالکل نچلی سطح سے رہنماؤں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں کیسے اپنی عقل و فکر کے پردے سے پورا کر سکیں گے، انہیں حالات کے رونما ہونے کے بعد ملک میں ہر طرف سے الگ ملک و دیگر تحریکیں پیدا ہو چکی ہیں، پنجاب و آسام میں چنگاریاں شعلے بنانے کو تیار ہیں، جہاں اب بڑے بڑے مرکزی نیتاؤں سے جا کے کر لیا ہے، اور وہاں کے لوگوں سے مفاہمت و گفتگو انداز میں ملک کی سالمیت بچانے کے لئے دہلی کے عرش سے دوڑ دھوپ شروع ہو گئی، مسلمانوں کی حد تک ابھی حکومت مطمئن ہے کہ ان کے ساتھ ہونے والی ظلم، بدسلوکی، ناانصافی، تعصب پروری اور قتل و خون کا معاملہ ہو جائے تو یہ بیچاری دبی ہوئی قوم کوئی آواز نہ اٹھائے گی، کیونکہ اس قوم کے نیتا حکومت کے زر خرید غلام ہیں لیکن ایسی چھوٹی منوں کے لئے اعلیٰ سطح پر سوچ بچار ہو رہا ہے، اور ان سے صلح و مفاہمت کے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں، جس کی وجہ حقیقت میں ملک کے تمام حصوں میں وہ ملک پر کوئی اثر نہیں ہے صرف اپنے اپنے صوبوں میں تو کسی قدر ان کا حلقہ اہمیت رکھتا ہے، مگر دیگر علاقوں میں تو سکے برابر ہیں لیکن مسلمان ہر صوبہ اور ہر علاقہ ہر ملک کے ہر حصہ میں اہمیت رکھتا ہے، وقت پر اسکی خوشامد کی جاتی ہے اسے بہلایا جاتا ہے، ملازمتوں اور انصاف کے وعدوں، اور نہ جانے کتنے وعدے کئے جاتے رہے ہیں، مگر وقت گزر جانے کے بعد اس خوش فہم قوم کو لال جھنڈی دکھلا دی جاتی ہے، آخر یہ معاملہ کب تک چلے گا، ہم تو صدیوں سے خوابوں میں ہیں اور دیگر سبق سیکھ گئے ہیں، بہرحال یہ سب آپ کو مبارک، ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ خدارا اس فساد کی آگ میں مت جھونکئے، معصوموں کو قتل کر کے آپ کی کون سی ہوس پوری ہو رہی ہے کچھ صرف اتنا جتلا دیجئے، اور بے گناہ عورتوں اور بوڑھوں اور شیرخوار معصوموں سے آپ کو کیا خطرہ ہے صرف وہ منطق سمجھا دیجئے جو آپ خود سمجھ بیٹھے ہیں، ورنہ۔

در بیشہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہمارے دماغ و فکر کی بھی آزمائش بہت عرصہ تک ہو چکی ہے، ہم نے ہر صالح عناصر کی تائید کی ہے اور اچھے لوگوں کو ملک کے عرش پر بٹھانا اپنا فرض سمجھا، مگر نہ معلوم کون سی ایٹم اور جنگ حکومت کی جیب میں ہے اور نیتاؤں کے کنٹرول میں ہے کہ جب بھی اچھے لوگوں کو ان کے پاس بھیجتی ہے تو بجلی کی رفتار میں اسکو وہ ایسا بہک کھلا دیتے ہیں کہ اس کے بعد کوئی صلاحیت، اور فکر و عمل کی قوت، اور انصاف و اخلاق کا کوئی پہلو ان میں باقی ہی نہیں رہتا۔ اعلیٰ درجہ کے قوم و ملک کے غدار بن جاتے ہیں، ابھی تک تو یہی تجربہ ہوا۔ اگر حکومت نے مسلمانوں کے معاملہ میں سمجھ سے کام نہیں لیا تو اس ناکارہ عضو کو وہ بہ جبر کرنے اور ناسور زدہ کو نشتر لگا کر جسم سے الگ کرنے میں دیر نہ لگے گی، اب کچھ لوگ سنبھل کے بیٹھے ہیں کہ اس ذلت و رسوائی سے کہیں بہتر ہے کہ میدان میں آ کر شیروں کی طرح جان دو یا جان لو، یہ بزدلی کنگ، یہ روباہی چھینکنے بچوں کو سکھائی نہیں جا سکتی ہے، بہرحال جب تک ہمارے ہاتھ میں قلم ہے، ہم ملک عشق ہیں وفادار ہیں اس لئے غداروں اور بے وفاؤں کو ہم برابر بتلاتے رہیں گے کہ وفاداری کس چیز کا نام ہے۔

یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ہماری زبان و انداز گفتگو کو کہیں یا نہ سمجھیں ہماری وزیر اعظم کے متعلق یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ یا تو آسامیوں کی زبان سمجھتی ہیں، یا پھر صرف سکھوں کی زبان سمجھتی ہیں، ان کو مسلمانوں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے پنجابی سیکھنی پڑے گی، یا پنجابیوں جیسا انداز اختیار کرنا ہوگا۔

جہیز کے خلاف ایک نوجوان کا جرأتمندانہ اقدام

اب سے کچھ دنوں پہلے مستقل گنج کانپور میں قوم کے چند دردمند حضرات نے جہیز کی بڑھتی ہوئی لعنت کو روکنے کے لئے ایک جہیز مخالف تحریک چلائی تھی، تب سے قوم کچھ دردمند نوجوان مقامی طور پر اس رسم کو ختم کرانے کے لئے کوشاں رہے، بلکہ اس سلسلہ میں عملی نمونہ ایک مقامی صالح نوجوان جناب حفظ الرحمٰن انصاری ایم کام نے بغیر جہیز کی شادی کر کے پیش کیا۔

نکاح کی تقریب ۵ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عصر بمقام جھبولی مسجد مستقل گنج میں منعقد ہوئی جس میں مقامی علماء اور عمائدین شہر کے علاوہ قاضی شہر جناب مفتی منظور احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی، موصوف نے نکاح سے قبل جہیز کی لعنت پر ایک مؤثر و مختصر خطبہ اور جہیز کی مذمت کو دلائل کی روشنی میں ثابت کیا، آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں آج غیر قوموں کے طور طریق تیزی سے رواج پا رہے ہیں، اور ہم ہیں کہ ان کی تقلید میں اللہ اور رسول کے احکام کو پس پشت ڈال رہے ہیں، چنانچہ جہیز کی رسم بھی برادران وطن کے ساتھ صدیوں کی صحبت کا اثر ہے، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی شادی بیاہ کے موقعوں پر غیر شرعی طریقوں سے اجتناب کریں اور اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں سنت کو جاری رکھیں آپ نے نوجوانوں کو اس قسم کی شادی کی ترغیب دلائی، جس میں جہیز کا لین دین نہ ہو۔ آخر میں حاضرین محفل نے حفظ الرحمٰن موصوف کو ان کے اس جرأتمندانہ اقدام پر مبارکباد پیش کیا۔

اخوان الصفا

ایک گمراہ باطنی تحریک کا تعارف

مولانا حکیم محمد علی صاحب راولپنڈی

گزشتہ دنوں ایک ماہنامہ میں ایک مضمون نظر سے گزرا جس میں غلطیت یا سہو سے صاحب مضمون نے اصحاب صُفّہ اور اخوان الصفا کو ایک ہی جماعت قرار دیا ہے۔ اور یوں روا روی میں مومنین قانتین کے ایک برگزیدہ گروہ کو فلسفہ زدہ اور عقل خوردہ ⊙ تشکیک پرستوں سے ملا دیا، یعنی پہلی صدی ہجری کے نصف اول کے پاکباز دین اور چوتھی صدی کے نصف آخر کے لوگوں کو ایک ہی سمجھ لیا۔

یہ سطور کسی علمی تسامح کا ازالہ کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہیں۔

اخوان الصفا جو چوتھی صدی ہجری کے وسط میں قائم ہونے والی ایک خفیہ تنظیم کا نام ہے۔ جس کے اساسی اراکین تھے۔

۱۔ ابو سلیمان محمد بن معشر البستی المقدسی۔
۲۔ ابو الحسن علی بن ہارون الزنجانی۔
۳۔ ابو احمد المہرجانی۔
۴۔ العوفی اور
۵۔ زید بن رفاعہ۔

یہ سب فلسفہ زدہ اور مذہبی اعتبار سے قرامطی اور اسماعیلی تھے، گرچہ یہ لوگ مختلف مقامات سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن فلسفیانہ فکر اور ذہنی فروغ (............) کے اعتبار سے ایک دوسرے سے متفق ہونے کی بنا پر باہم متحد الخیال تھے۔ اسی لئے انہوں نے جمعیت اخوان الصفا و خلان الوفاء کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل کی اور باہم مل کر فری میسن (.........) کے سے انداز میں خفیہ اور بالکل محدود معدود انداز میں اپنے اجلاس منعقد کرنے لگے۔ ان مجالس میں اپنے مخصوص ممبران کے علاوہ وہ بہت کم لوگوں کو شرکت کا موقع دیا جاتا تھا، اور جن افراد کو لوگوں کو ان اجلاسوں میں بار پانے کا اعزاز حاصل ہوتا تھا، ان کو بھی کڑا انتقاد و احتساب سے گزرنے کے بعد یہ موقع ملتا تھا۔

ان کے اسی خفیہ اور سرّی اور محدود طرز عمل کے باعث بعض لوگوں نے انہیں (.........) کا قیاضانہ قرار دیا ہے، اور اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ علم، حکمت، فلسفہ، دانش، تفکر اور تعمق کے نام پر اسلامی تعلیم کو مسخ کرنے اور عوام و خواص کو قرآن اور حدیث کے اعتقاد و عمل سے برگشتہ کر کے تفکر و تفلسف، مراقبہ، مکاشفہ اور گیان دھیان کے ذریعہ حقیقت مطلقہ کا سراغ لگانے کی ڈگر پر ڈالنے کی غرض سے ایک نہایت گہری اور پوشیدہ سازش کے تحت اس جمعیت کی داغ بیل ڈالی گئی تھی۔

حقیقت حال کا علم تو اسی خبیر و بصیر کی ذات بے ہمتا کو ہے، لیکن اتنا ہو حال واضح ہے کہ اسلام کے سادہ، فطری اور عام فہم کے تصورات سے ہم آہنگ بلکہ عین مطابق اصول و نظریات کو فلسفہ یونان، ایران کی مجوسی ثنویت، اور ہندوستان کی ویدانت کے ملغوبے سے پرورش پائے ہوئے ذہن و فکر کی جدت پسندانہ روش نے بے حد نقصان پہنچایا ہے۔

حکمت یونان، فکر ایران اور ہندی گیان کی تثلیث نے بھولی بھٹکی انسانیت کو صراط مستقیم کی شاہراہ پر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقررہ طریق کار الہام و وحی کے ذریعہ، مبشرین، منذرین، انبیاء و رسل کے توسط سے معرفت الٰہی کی روشنی دین فطرت کا دستور اور ایمان بالآخرت کا احتساب ایسی اساسی تعلیمات سے پس پشت ڈال دینے پر آمادہ کیا اور تفکر و تعقل کے نام پر تشکیک و تذبذب،

ارتیاب و اضطراب، لا ادریت اور سوفسطائی بھول بھلیاں میں ڈال کر پہلے سے بھی کہیں زیادہ گمراہ اور بے راہ کر دیا۔

ایمان و اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں سے ہٹ اور بھٹک کر لوگ الحاد و کفر کے سراب زاروں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے اور فکر نارسا کی دھوپ اور عقل بے نور کی تاریکیوں میں بھٹکنے اور ڈگمگانے لگے۔

اس اعتبار سے دیکھا جائے تو نہ صرف "اخوان الصفا" کی تنظیم اور اس کا پروگرام اسلام دشمنوں کی سازش نظر آتا ہے، بلکہ دور عباسیہ کے تمام تر تہذیبی، ثقافتی اور تعلیمی ادارے اور ان کی سرگرمیاں اسی حقیقت کو اجاگر کرتی دکھائی دیتی ہیں۔

بظاہر تو یونان و ایران کلدان، مصر اور ہندوستان و چین کے قدیم علوم و معارف کو عربی میں منتقل کرنا اور اس کے لئے بیت الحکمۃ اور دار الترجمہ کے نام سے ممالک محروسہ کے طول و عرض میں جگہ جگہ علمی و فنی ادارے قائم کرنا بہت بڑی علم دوستی اور بے انتہا معارف پروری دکھائی دیتی ہے اور اس سلسلہ میں خود سربراہان دولت عباسیہ خصوصاً مامون الرشید اور اس کے اسلاف و اخلاف کا خزانوں کے منہ کھول دینا اور یونانی، سریانی، قبطی اور ہندی زبانوں کے علوم و افکار کے ترجمہ شدہ اوراق سونے کے مول تول کر لینا، تعریف و ستائش سے ماورا، حیرت انگیز قسم کی دریا دلی اور بے مثال قدر دانی نظر آتی ہے۔

پھر اس کے ساتھ ہی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خلفائے عباسیہ ہی نہیں ان کے ساتھ آل برامکہ، آل شاکر، بنو موسیٰ اور آل زیارت وغیرہ، امراء و اعیان کی ایک اچھی خاصی تعداد علوم و معارف اقوام سالفہ کی سرپرستی اور ترویج میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں، تو ہم ایک مرتبہ تو اس بے پناہ علم دوستی کی داد دیتے عالم پر حیرت و مسرت کے گرداب میں گھرے گھرے ڈوب جاتے ہیں۔ اور بے ساختہ ہمیں اس قوم نجیب و عجیب کی سعادت مندی پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسانے پڑتے ہیں، جس نے "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" کے مشہور مقولے پر اس درجہ عظیم و وسیع انداز میں اور اتنے عظیم الشان پیمانے پر عمل کر کے دکھا دیا کہ دو صدیوں کی مختصری مدت میں ساری اسلامی مملکت کے ہر گلی کوچے میں یونانی حکماء، قبطی منجمین، ایرانی رہنماؤں، ہندی ویدوں اور چینی جوگیوں کے اقوال و افکار کی صدائے بازگشت گونجنے لگی ہے، لیکن جب کچھ دیر بعد ہمارے حواس بحال ہوتے ہیں اور ہوش ہرجا، تو ہم اس طلسم حیرت سے نکلتے ہیں اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ علم صحیح اور فکر روشن کی تلاش میں چین تک جانا ہوا ہی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے سلیم الفکر اور صحیح المذاق بزرگ کو تورات ایسی الہامی اور آسمانی کتاب کے اوراق کا مطالعہ کرتے دیکھ کر بڑی سختی سے ڈانٹ دیا تھا، اور فرمایا تھا کہ ان محرف و مبدل صحائف کے مطالعہ کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ فرمایا تھا کہ "اگر خود حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بھی آج زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔"

آخر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری وحی نازل ہو چکی، عرفانی نور بے ریب کتاب ہدایت کے بعد کسی سابقہ الہامی صحیفے کی ضرورت باقی نہیں رہی کہ تمام ازلی و ابدی صداقتیں تصدیق و تنقیح کی کسوٹی پر پرکھ کر اسی کتاب مبین میں جمع کر دی گئی ہیں۔ تو اب یونانی منابع کے فلسفہ، سوفسطائی، لاادری افکار کے تھیلے اور بت پرستوں اور مجوسیوں کی ذہنیت و ثنویت کے زولیدہ اور گمراہ کن مباحث میں وقت ضائع کرنا اور کتاب و سنت کے

امت مسلمہ کے مرض کا مداوا

برادران ملت آج یہ صدا سارے عالم میں گونج رہی ہے کہ عالمی پیمانے پر مسلمان غیر اقوام کا لقمۂ تر بنے ہوئے ہیں ان پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ غیر اقوام مسلمانوں کو اس صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹانا چاہتے ہیں غرضیکہ مسلمان قوم طرح طرح کے آلام و مصائب میں مبتلا ہے اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ان کا مقابلہ کر سکے آخر کیوں؟ جب کہ آج پوری دنیا کے اندر مسلم قوم کی تعداد غیر اقوام کے مقابلہ میں کہیں زیادہ اور دنیا کی عظیم ترین قوم ہے اور یہ بھی دعوہ ہے کہ ہم سچے اور پکے مسلمان ہیں۔ جنکا مذہب تمام مذاہب سے اعلی اور جنکی کتاب تمام کتابوں سے افضل ہے پھر بھی پست ہمت اور بزدلی کیوں؟ اسکی کیا وجہ ہے کیا ہم نے کبھی اپنے ایمان کا جائزہ لیا کہ ہم اپنے ایمان میں کتنے کچے ہیں نہیں۔ بلکہ ہمارے اندر دنیا کی تمام برائیاں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ آج ہم نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں اگر ہم کام کے مسلمان ہوتے تو کیا مجال کہ ہم اسرائیل جیسی ذلیل اور محدود قوم شکار ہوتے۔ جس کے بارے میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔ وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ۔ (الایۃ، البقرہ، ترجمہ: ان کے اوپر ذلت و خواری مسلط کر دی گئی ہے اور ان پر اللہ کا غضب نازل ہے اور دوسری جگہ آل عمران میں یوں فرمایا ہے۔ ضربت علیہم الذلۃ اینما ثقفوا۔ (الایۃ) ترجمہ: وہ جہاں کہیں بھی رہیں ان کے اوپر ذلت و رسوائی کو متعین کر دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم یہود کے بارے میں یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یہود مسلم قوم کا معمولی اذیت و آزار پہنچانے کے سوا اور کوئی نقصان نہ کر سکیں گے اور اگر مسلمانوں کے مقابل ہونگے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ مذکورہ بالا آیت اور حدیث میں بتایا گیا ہے کہ یہودی قوم ایک آزاد قوم کی شان سے نہ رہے گی، وہ ہمیشہ ذلت و مسکنت کا نشانہ رہے گی۔ لیکن اس کے باوجود دیکھنے میں آتا ہے کہ قوم یہود نے ... ایک ملک بنا لیا ہے جس میں وہ آزادی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ بلکہ آج معاملہ یہ ہے کہ اسرائیل قوم فلسطین اور بیروت کے عوام پر اس قدر ظلم و تشدد کی آگ برسا رہی ہے کہ فلسطین و بیروت کے عوام پریشان حال لاچار بنے ہیں۔ بے کس و مجبور بنے ہوئے ہیں۔ یہ تو بالکل اللہ اور رسول کے فرمان کے خلاف نظر آرہا ہے۔ نعوذ باللہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا کلام اور رسول کی پیشین گوئی جھوٹ ہے نہیں! وہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح ہے بلکہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ان لوگوں کی گناہ کی پاداش ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

کیجے شکوہ کہاں تک آسمان مہر کا
... یہ معاملہ ہیں خود اپنی تقدیر کا

ورنہ ذلیل و خوار قوم کی کیا مجال تھی کہ اللہ کے نیک اور حقیقی بندے کا بال بیکا بھی کر سکے۔ جس قوم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ ترجمہ: بشرط ایمان تم ہی لوگ کامیاب و کامران ہوگے۔ پھر بھی ہماری حالت یہ ہے کہ ہماری قوم برائیوں کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ پاک اور اس کے رسول کے فرمان کو پس پشت ڈال چکے ہیں۔ ہمارے سروں پر گناہوں کے گھٹا ٹوپ سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم غیر اقوام کے لقمۂ تر بنتے ہوئے ہیں۔ ہم پیٹے جا رہے ہیں، جلائے جاتے ہیں۔ ہم خدا کے سامنے فریاد و زاری کرتے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہیں، جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

عجب ہی کیا ہوں کہ اے اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ بندہ نامۂ اعمال دیکھ

حضرات اب آپ اپنے ہندوستان ملک میں ذرا نظر دوڑایئے، کہیں تو یہ قوم گاجر مولی کی طرح اور کہیں ظلم و تکبر سے کی طرح ذبح کی جا رہی ہے، اور کہیں بندوق و گولیوں کا نشانہ بن ہوئی ہے، ہر جگہ رسوائی و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے، لیکن یہ قوم کچھ نہیں کر سکتی ہر طرف سے بے کس و مجبور رہے آخر کیوں! اس لئے کہ یہ قوم اللہ اور اس کے رسول کو بھلا چکی ہے تاریخ شاہد ہے کہ جس قوم نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی خلاف ورزی کی ہے وہ قوم ہمیشہ ٹھوکر کھاتے میں رہی ہے اور اس کو دشمنوں کے مقابلہ میں شکست ہوتی ہے۔

برادران ملت ذرا غزوۂ احد پر نظر ڈالئے اور سوچئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں پچاس تیر اندازوں کو ایک گھاٹی پر مقرر کر دیا تھا اس لئے کہ ادھر سے دشمنوں کے آنے کا خطرہ تھا اور فرمایا تھا کہ ہم لوگوں کو فتح ہو یا شکست تم لوگ اس جگہ کو نہ چھوڑنا۔ چنانچہ حق و باطل کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی ہے۔ جس میں لشکر کفار کو شکست کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔ مسلمان مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر وہ پچاس تیر انداز جن کو حضور نے گھاٹی پر مقرر کیا تھا اس جگہ کو چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنے چلے آتے ہیں۔ اسی اثناء میں لشکر کفار کو موقع مل جاتا ہے۔ اس گھاٹی کو خالی پاکر اس طرف سے لشکر اسلام پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ لشکر اسلام کی وہ فتح شکست میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جسکی وجہ سے مسلمانوں کو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

حضرات! مجھے بتلایا یہ ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو بھلا کر اس گھاٹی کو چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنے میں جٹ گئے جسکے اسی نافرمانی کے نتیجہ میں ان کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔

میرے دوستو! وہ صحابی رسول تھے۔ پھر بھی تھوڑی سی غلطی پر اللہ تعالیٰ نے گرفت کر لی، اور آج تو ہم گناہوں کے سیلاب میں ڈوبے ہوئے ہیں جیسے گناہوں کے گھٹا ٹوپ سیاہ بادل ہمارے سروں پر منڈلاتے ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہم کبھی گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں اور کہیں بے دریغ ذبح کئے جاتے ہیں۔

اے مسلمانو! ہوش میں آؤ، اور صحیح معنوں میں حضرت محمد کے مطیع و فرمانبردار بن جاؤ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو، اور یہ اعلان کر دو۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

تب ہی جاکر تم دنیاں میں سربلند برسر اقتدار ہوگے، تمہارا کوئی بال بیکا نہیں کر سکے گا۔ اور تمام سلطنتوں کی باگڈور تمہارے ہاتھ میں رہے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے سچے شیدائی ہو جاؤ۔ اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ تم کامیاب نہ ہو۔

عزم و ہمت سے بدل سکتی ہے تقدیر جہاں
وقت ہے اب بھی بہت ہاں تو اگر جائے سنبھل
پرچم اسلام پھر لہرائے آب و تاب سے
نعرۂ تکبیر سے پھر گونج اٹھے دشت و جبل

وما علینا الا البلاغ۔

بقیہ نوادرات اہل عرب: اس کتاب کا نام "کتاب السواد" ہے۔ ابن آثال نے سب سے پہلے حضرت معاویہ کیلئے یونانی زبان سے علم طب کی کئی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ یہ پہلا ترجمہ تھا جو اسلامی عہد میں کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جس بیاض میں احادیث لکھ لیا کرتے تھے اس کا نام صادقہ تھا۔ ابن ہشام نحو کو بہت وسیع کیا، یہاں تک کہ انہیں مغنی اللبیب کا لقب ملا اور حدیث میں ضیغم الحدیث کہے جانے لگے۔ فن مغازی کی سب سے پہلی کتاب عروہ بن زبیر المتوفی ۹۴ھ نے لکھی۔ مروان بن محمد کے عہد حکومت میں عبدالحمید بن یحییٰ ایک کاتب و اعلیٰ ادیب ہوا ہے جسکا ثانی کوئی نہ تھا جسکے متعلق ضرب المثل ہے۔ فتحت الرسائل بعبد الحمید وختمت بابن العمید۔ یعنی رسائل و خطوط عبدالحمید ہی سے شروع ہوئے اور اسی پر ختم ہوگئے۔ اہل عرب اور اردو لغت میں جن ان کو کہتے ہیں جو نظر نہ آسکے، فرشتے بھی چونکہ نظر نہیں آتے اس لئے اہل عرب فرشتوں کو بھی جن کہتے ہیں جنت بھی ہماری نظر سے پوشیدہ ہے اس لئے لغت میں جنت کا نام جنت ہے لیکن جن اصطلاح کے اعتبار سے اللہ کی اس مخلوق کا نام ہے جو آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور وہ اپنے مادہ کی لطافت کے اعتبار سے بہت قوت و اختیار رکھتے ہیں اور وہ حسب

عید میلاد النبی پر تحقیقی نظر

سطور ذیل میں ہم مسائل دیتے ہیں جو کچھ جواب ہے وہ بھی اٹھائے دیتے ہیں

برادران اسلام ۔ ربیع الاول کا مہینہ ہے ۔ جگہ جگہ مجلس میلاد النبی سجائی جاتی ہے ۔ چھوٹے بڑے ، امیر و غریب ، علماء ، جاہل بڑے ہی دھوم دھام سے کرتے ہیں جس کا قرآن و حدیث سے کہیں ثبوت نہیں ۔ یاد رکھو آج سے شعار اسلام میں داخل کر بیٹھے ہیں جو سراسر بدعت ہے ، جس کے بارے میں نبی پاک آخر الزماں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ،، وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار ،، (مسلم)

سب کاموں سے برے کام دین میں نئے کام ہیں ، اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے ۔ (مسلم)

بدعت ہے : بدعت لغت میں اس زیادتی کو کہتے ہیں جو دین میں اس کے مکمل ہونے کے بعد داخل کی گئی ہو جس کی شریعت میں اصل کوئی نہ ہو ، جسے نہ صحابہ کرام تابعین عظام نے دین میں داخل کیا ہو ، جو کسی شرعی سند کے بغیر اپنی طرف سے رائج کر لیا گیا ہو ، اور لفظ بدعت یہاں نکرہ ہے ۔ جو عموم پر دلالت کرتا ہے اور ہر قسم کی بدعت پر شامل ہے ۔

اس صورت میں بدعت کی تعریف محفل میلاد پر ٹھیک ہو جاتی ہے اور اس بدعت کو تقویت و رواج دینے والے عام و بے پڑھے لوگ نہیں بلکہ علماء ہیں ، جن سے عوام ان کے پیچھے دھوکہ کھا کر چل پڑتے ہیں ، جب یہ اہل علم ایسی بدعت کو متبرک نام دے کر کرتے ہیں ، تو وہ ایسی بدعت کو فضیلت و ثواب کے قائل ہو جاتے ہیں ، جو سراسر غیر مشروع اور حرام ہے ۔

رسول اللہ ایسی حالت میں لوگوں کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ۔ ،، وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ،، اور بے شک یہ میری سیدھی راہ ہے اسی کی پیروی کرو ، اور دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو ، ورنہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے الگ کر دیں گے ۔ (الانعام) ۱۵۳ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ، رسول اللہ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور کہا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے ، اور پھر اس کے دائیں بائیں بہت سی لکیریں کھینچیں ، اور فرمایا ، ان میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے ، (بقول امام احمد امام نسائی اور حدیث رسول)

اس آیت کریمہ اور حدیث رسول سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ محفل میلاد جیسے آج لوگوں میں جس رنگ سے ہو رہا ہے ، کتاب و سنت کے برخلاف ہے ، جو یہود و نصاریٰ کی نقل و تشبیہ ہے ، جو حضرت مسیح علیہ السلام کا برتھ ڈے مناتے ہیں ، جس کا دیکھا دیکھی فرقوں نے بھی اختیار کر لی ہے ، حضور پاک کا ارشاد گرامی ،، من تشبه بقوم فهو منهم ،، جو شخص کسی قوم سے بالکل مشابہ ہو جائے وہ انہی میں سے ہے ۔ (ابو داؤد)

ذرا اہل بدعت تھامے سینے اور غور و فکر سے کام لیں ، کہ یا محفل میلاد جو ہر سال بڑے کر و فر ، ترک و احتشام کے ساتھ کیا جا رہا ہے ، جائز ہے یا نہیں ۔

محفل میلاد کی اول ایجاد کرنے والا عمر بن محمد نامی ایک مجہول شخص ۶۰۴ھ میں ، جو حاکم اربل ابو سعید کوکری بن ابی الحسن علی بن سبکتگین ہے ، جس کا لقب ملک المعظم مظفر الدین تھا ۔ ۵۸۶ھ میں سلطان صلاح الدین نے شہر اربل کا گورنر مقرر کیا تھا ۔ وہ مقلدین میں سے ہے ، نہ فقہاء میں سے ، نہ ائمہ مجتہدین میں سے (حافظ جلال الدین سیوطی ، حافظ ابن کثیر ، وابن جوزی ، وابن خلکان ، وغیرہم

کے قول و تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ مجلس میلاد کا موجد و اختراع ایک مسرف بادشاہ تھا ، جس نے سب سے پہلے اس بدعت کے رچانے میں اقدام کیا ۔ حافظ جلال الدین سیوطی رقم طراز ہیں ۔ ،، واول من احدث ذلك ابو المظفر ابو سعيد بن زين الدين بن علي ،، یعنی سب سے پہلے جس شخص نے مجلس مولود کو ایجاد کیا ہے وہ ابو سعید زین الدین ہے ۔

دوسری جگہ منقول ہے کہ ۔ واول من احدثه صاحب اربل الملك المظفر ابو سعيد الكوكبري (رسالہ حسن المقصد في عمل المولد ، ابن خلکان نے اپنی کتاب میں اس کا موجد مظفر الدین صاحب اربل کو بتلاتے ہیں ، (وفيات الاعيان) ۔

علامہ ابن الجوزیؒ ابو سعید کے بارے میں لکھتے ہیں ،، وكان يعمل للصوفية سماعا من الظهر الى الفجر ويرقص بنفسه ،، یعنی وہ صوفیاء کے لئے سماع منعقد کراتا تھا اور بذات خود رقص کرتا تھا ۔ عمر بن محمد مجہول قوال تھا ، اور ابو سعید کا کارندہ تھا ۔

علامہ ابن الجوزی ابو سعید کے بارے میں تحریر کرتے ہیں ، کہ ،، عید میلاد النبیؐ کے موقع پر ۵۰۰۰ بکرے ، دس ہزار مرغے ، سو گھوڑے ، تین ہزار گھوڑے رکاب حلوے تیار کرتا تھا ، اور صوفیوں ، قوالوں کے کام و دہن مزا یاب کر جاتے تھے ۔ ابن خلکان مزید وضاحت کے ساتھ لکھتے ہیں ،، کہ سلطان موصوف کی قائم کی ہوئی محفل مولود النبیؐ کے موقع پر لوگ دور دور سے آتے اور اس کے اس حسن عقیدت کو دیکھ کر ہر سال جمع ہوتے ، اور سلطان موصوف ان لوگوں کیلئے لکڑی کے چار چار پانچ پانچ منزلہ عارضی مکان بنواتا اور صفر المظفر کے پہلے ہفتے سے ان مکانات کی زیبائش و آرائش شروع ہو جاتی ، پھر آگے چل کر فرماتے ہیں ، ہر مکان میں ایک گروہ گانے والوں کا ، ایک گروہ اصحاب خیال کا ، ایک گروہ باجا وغیرہ بجانے والوں کا ہوتا ، اور کوئی منزل ایسی باقی نہ رہتی جس میں ان گروہوں میں سے کوئی گروہ نہ ہوتا ، ان دنوں میں لوگوں کے کام خراب ہو جاتے ، اور ان کا ان کے سوا کوئی شغل نہ ہوتا ، کہ ان گانے بجانے والوں کا تماشہ دیکھنے ۔

آگے چل کر پھر تحریر کرتے ہیں ، کہ سلطان موصوف ہر دن نماز عصر کے بعد اپنے شاہی محلات سے نکلتا ، اور ان تمام مکانات کے پاس سے گزرتا ہوا گانا بجانے والوں کو دیکھتا اور خوش ہوتا ۔ جب ولادت نبوی میں دو چار دن باقی رہ جاتے ، تو وہ بہت سے جانور اکٹھے کرتا اور ان کو ذبح کر کے مختلف قسموں کے کھانے پکواتا ۔ جو سراسر کتاب و سنت کے برخلاف ہوتا ۔

آنحضرتؐ کا ارشاد گرامی ، ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ ،، نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المراثي ،، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے ۔ (ابن ماجہ)

دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے ۔ ،، ان الله بعثني رحمة وهدى للعالمين وامرني ان امحق المزامير والبرابط والمعازف ،، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے ساری کائنات و مخلوق کے واسطے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمام باجوں ، ڈھول ، تاشے ، سارنگی وغیرہ کو مٹا دوں ۔ (مسند احمد)

احادیث پاک کا مطلب صاف صاف واضح ہے ۔ کہ اللہ کے رسولؐ نے حیات طیبہ میں ان تمام چیزوں کو کرنے سے منع کرتے تھے ۔ کہاں گئے عاشق رسول کے شیدا ئی حب نبی کا نعرہ لگانے والے ، بھلا وہ بھی فیصلہ کر لیں کہ جن چیزوں کو ہمارے نبی آقائے نامدار

[illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ آج ہم اسے کتنی دھوم دھام سے کرتے ہیں۔ گویا یہی محبت رسول کا عملی جامہ ہے۔

شاعر کا قول،

وَکَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ ۔۔۔ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْعٌ

اگر تمہاری بھی محبت ہوتی تو تم رسولؐ کی اطاعت کرتے ۔ کیونکہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اسکی اطاعت بھی کرتا ہے،، یہ ہیں جھوٹی محبت کا دعویٰ کرنے والے ۔ عاشق رسول کے شیدائی کہ ہر وقت اپنے محبوب کی خلاف ورزی کرنے پر آمادہ طرح طرح کے حیلے سازی مکروفریب، جعل وجدال سے عید میلاد النبیؐ کو شرعی وجائز قرار دیتے ہیں جن کا جواز تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے ۔ جس سے ظاہر ہوا کہ ان کے نزدیک یہی ایک حقیر بات ہے ان کے نزدیک نہ شریعت کی تعظیم نہ قرآن کا احترام ۔ نہ حدیث کی توقیر ۔ ان کا پورا یہی حال ہوتا ہے ۔ نہ ہی حدیث کی چھان بین ۔ نہ سنت کا دفاع ۔ نہ اسوۂ حسنہ کی رغبت بس قرآن وحدیث سے کھیل کھیلنا ۔ شاعر کا قول،

واذا امتحن الدنیا لبیب تکشف ۔۔۔ لہ عن عدو فی لباس صدیق۔

جب کوئی عقلمند دنیا کو جانچتا ہے تو پتہ چلتا ہے، کہ اس کے کتنے دوست لباس میں ہیں،

افسوس صد افسوس! یہ ہیں اندھی تقلید کرنے والے ، خبیث و بیکار، عقل و فہم سے نابلد ، ہم قرآن پاک کی آیت کریمہ سے ببانگ دہل چیلنج کرتے ہیں۔ اگر یہ مستحکم ثبوت رکھو۔ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ،، لاؤ اس سے پہلے کوئی کتاب ، یا علم کی کوئی دلیل اگر تم سچے ہو۔

آیت پاک کا مطلب صاف طور پر عیاں ہے کہ محفل میلاد جو ہر جگہ سجائی جاتی ہے، اگر شعائر اسلام سے ہے تو لاؤ۔ لیکن یہ بے چارے تمام صورتوں سے بے بس، نادان ہو کر ایک صورت اور اختیار کرتے ہیں، کہ یہ محفل میلاد بدعت حسنہ ہے ۔ جس کا کہیں وجود نہیں ۔ مگر جن لوگوں نے شریعت مطہرہ میں زیادتی کی ہے، تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

شاعر کا قول عرض ہے۔

الا تسألان المرء ماذا یحاول ۔۔۔ انحب فیقضی ام ضلال وباطل

تم اس شخص سے پوچھو آخر وہ کیا چاہتا ہے ۔ نذر پوری کی جائے یا ضلالت و باطل پرستی،

لہذا یہ محفل میلاد بدعت حسنہ نہیں ، بدعت سیئہ ہے ۔ اللھم احفظنا من کل بدعۃ سیئۃ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ضرور اپنے پہلے والوں کے طریقہ پر چلو گے ۔ بالکل ان کے قدم بقدم سے ملا کر ۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے ہوں گے ، تو تم بھی گھسو گے ۔ لوگوں نے پوچھا ، کیا آپ کا اشارہ یہود و نصاریٰ کی طرف ہے ،، آپ نے فرمایا ، پھر اور کون ، یعنی تم لوگ یہود و نصاریٰ کی مکمل تقلید کرو گے ۔ (بخاری مسلم)

ایک دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا وہ سب سے زیادہ سرکشی کرنے والے تین قسم کے لوگ ہیں (۱) جو غیر قاتل کو قتل کرے (۲) جو جاہلیت کی وجہ کر قتل کرے (۳) جو اسلام میں جاہلیت کے طریقہ کے رواج دینے کا خواہاں ہو ، یعنی اپنے عمل و قول میں جاہلیت کی تقلید کرے ،، (مسلم)

ناظرین ! یہ مبتدعین حضرات احادیث رسولؐ کے مصداق ہیں ۔ کیونکہ شہنشاہ دوجہاں عالم کون ومکاں ، سرور عالم ، فخر دو عالم ، رحمۃ اللعالمین ، سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صریح طور پر حکم ثابت ہے ،، عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ ، تَمَسَّکُوْا بِھَا ، وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ ۔ میری سنت ، اور خلفاء راشدین کے طریقہ کو مضبوطی سے پکڑنا ، داڑھوں سے اسے دبا کر رکھنا ، اور ہر نئی ایجاد شدہ باتوں سے بچنا ، کہ ہر ایجاد شدہ بات بدعت ہے ۔ شاعر کا قول عرض ہے۔

بعد والے جو بزرگوں کی جو تقلید کرتے ہیں ۔۔۔ انہوں نے کچھ قدر ہرگز نہ پہچانی بڑوں کی

تعجب !! ان نام نہاد علماء سوء کا جنہیں قرآن وحدیث کے احکامات پر غور وفکر کرنے کا شعور وملکہ نہیں ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کلام پاک میں معرفت ہے ۔ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ،، اے اہل کتاب کیوں حق کو باطل کے ساتھ ملاتے ہو ، اور جان بوجھ کر چھپاتے ہو۔

حق کو باطل کے ملانے کا مطلب یہ ہے ، کہ حق کو پردے میں آجائے ڈھانپ لیتے ہیں ، کہ لوگوں کو ظاہر ہو ، کہ یہ حق ہے ۔ حالانکہ حقیقت میں وہ [illegible] اور اس غلط ملط کا آخری مرحلہ حق کو چھپانا اور عوام الناس میں نہ بیان کرنا ہے [illegible] باطل پرست بھول جاتا ہے ، کہ اگر حق کو صاف طور پر بیان کر دیا جائے تو [illegible] کا مقصد حل نہ ہوگا ،

بایں صورت علماء اہل بدعت کے حالات مد نظر رکھئے کہ جو محافل میلاد کے اسٹیج کو بڑے دھوم دھام سے سجاتے ہیں ، انہیں کا کچھ حال عوام کی بھی کرنی ہے ۔ اب ایسی صورت میں ان کو روکا جاتا ہے ، تو ایک ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے کہ دین کے ایک اہم سنت تبدیلی کی جا رہی ہے ، علاوہ ازیں یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں ، حاضرین مجلس کو پہچانتے ہیں ، نعوذ باللہ من ذالک ۔ بڑے ہی حیرت کی بات ہے کہ محفل میلاد ایک ہی دن پتہ نہیں کتنی مجلسوں میں ہوتا ہے ، اس کے معنی یہ کہ بیک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں ، بعد ازاں یہ لوگ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے اس کے بعد مبالغہ آمیز شعر خوانی شروع ہو جاتی ہے ۔ جس کے بارے میں حضور پاکؐ کا فرمان شاہد ہے ،، لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ، مجھے میرے مرتبہ سے مت بڑھاؤ ، جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بڑھایا ۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں ،

اطراء : کہتے ہیں مدح و تعریف میں حد سے تجاوز کرنا ، اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اللہ کے رسولؐ نے مبالغہ آمیز اشعار سے منع فرمایا ہے ، اور محفل میلاد کہ جو میلاد کہہ ، میلاد وغیرہ کے بارے میں عربی شاعر کا قول بہتر ہے ۔

ثلاث تشقی بھن الدار ۔۔۔ المولود ، والمآتم والزواد

تین چیزوں سے گھر منحوس ہوتا ہے ۔ میلاد ، ماتم ، اور تیر جیسے ہے ،

تعظیم کے بارے میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سے زیادہ محبت کسی سے نہیں تھی ۔ لیکن یہ جانتے تھے کہ آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانا آپ کو برا معلوم ہوتا ہے ۔ اور آپ نے اس سے منع فرمایا ہے ۔ اس لئے ہم کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے ۔ (ترمذی)

نیز ابو داؤد کی حدیث مد نظر رکھئے ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بلند پایہ کے جلیل القدر صحابی ہیں ۔ ایک مرتبہ آپ ایک مجلس میں تشریف لاتے ہیں ، انہیں دیکھ کر ایک شخص کھڑا ہو جاتا ہے ، آپ اس پر ناراض ہو جاتے ہیں ، اور فرماتے ہیں ،، اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ھٰذَا ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے ۔ (ابو داؤد)

مزید وضاحت کے لئے ترمذی شریف کی دوسری روایت سامنے رکھئے ۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے مجمع میں تشریف لائے ،، ہم آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ، تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا ۔ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ۔ یعنی مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہو جاؤ ۔ جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر کھڑے ہو کر عزت کرتے ہیں (ترمذی)

ان احادیث صحیحہ سے یہ بات منکشف ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ تعظیم کا کرنا آقائے نامدار تاجدار مدینہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات طیبہ میں ثابت نہیں تھی ۔ تو رحلت کرنے کے بعد بدرجہ اولیٰ کیا ثابت ہو؟

علاوہ ازیں دیگر محققین علماء سے تعظیم کا کرنا ثابت نہیں ۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) شیخ تاج الدین فاکہانی (۲) حافظ ابو بکر بغدادیؒ الشہیر بابن نقطہ (۳) علماء متاخرین میں مولانا رشید احمد گنگوہی ، فتاویٰ مولود عرس (۴) فقیر محمد شاہی ان کی کتاب سیرت شامی تحفہ ج دوم باب ششم (۵) علامہ رشید رضا مصری (۶) مولانا عبد الحی لکھنوی فتاویٰ عبد الحی مرحوم ج ۱ ص ۳۲۴ وغیرہم نے ناجائز قرار دیا ہے ، عربی شاعر کا قول :

کل خیر فی اتباع من سلف ۔۔۔ وکل شر ابتداع من خلف

ساری بھلائی سلف صالحین کے پیروی میں ہے ، اور ساری برائی بعد والوں کی بدعت میں

بہر حال یہ محفل میلاد ، تعظیم کرنا کسی بھی طرح سے اسلام میں جائز نہیں ۔

ان بیانات کے ساتھ ساتھ ولادت نبوی اور وفات کی غور طلبی ہے جبکہ مد نظر رکھئے ہمارے رسول نبی امی عبداللہ کے پیارے آمنہ کے دلارے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دفتری اعلانات

(۱) مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند کے تمام سفراء حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ پندرہ جنوری ۱۹۸۳ء سے پہلے صدر دفتر ۲۱۷ ریڈیس اسٹریٹ صدر بازار پر ناظم اعلیٰ کو اپنی رپورٹ پیش کریں۔

آفس سکریٹری۔

(۲) مرکزی دفاتر اور دار الحدیث رحمانیہ کے تعمیر کا کام چالو ہے۔

لہذا اپنے عطیات ورقم موعود جلد از جلد ارسال کر کے مشکور فرمائیں

الداعی الی الخیر:- حافظ محمد یوسف، ناظم مالیات۔

اعضائے انجمن تہذیب اللسان مدرسہ عربیہ انوار العلوم

املو مبارکپور اعظم گڑھ

ہماری انجمن جس کا نام تہذیب اللسان ہے جس میں اساتذہ کی نگرانی میں اردو، عربی، انگریزی، ہندی، اور فارسی میں تقریریں ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم طلبہ دعوت حق و تبلیغ دین کا کام انجام دیتے ہیں اور خطابت کا ملکہ حاصل کرتے ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ قبل ھذہ السنۃ ہماری آخری انجمن بہت کامیاب ہوئی جو کہ زیر صدارت جناب مولانا مفتی فیض الرحمٰن صاحب فیض صدر مدرس جامعہ عربیہ دار الحدیث مئو کے زیر اہتمام منعقد ہوئی اور انشاء اللہ بہت کامیاب ہوئی جس میں بچوں کو انعام و اکرام سے نوازا گیا۔

امسال بھی بتاریخ ۱۳ اگست بروز جمعرات کو انتخابی انجمن قائم ہوئی جس میں اساتذہ کی رائے اور بچوں کے مشورہ سے کچھ عہدے داران منتخب کئے گئے اور ان سے باری باری یہ عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی ذمہ داری بحسن و خوبی انجام دیں گے۔ تمام عہدیداران نے یہ عہد کیا کہ ہم اپنی اپنی ذمہ داریوں کو انشاء اللہ پوری کریں گے اور اپنی انجمن کو آگے بڑھانے میں پوری سعی و کوشش کریں گے۔

عہدیداران کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

بحیثیت صدر انجمن	:	جناب حافظ اعجاز الرحمان صاحب بہاری
ناظم انجمن	:	جناب محمد ساجد صاحب مبارکپوری
معتمدین	:	جناب ظفر عدیل ابراہیم پوری وحافظ محمد شمیم صاحب المئوی
خازن	:	جناب نعیم الرحمٰن صاحب لہبہاری
لائبریرین	:	جناب انیم الدین بہاری واحد حسین بہاری ومحمد نعیم صاحب بالساپوری

ممبران انجمن

(۱) جناب صفات اللہ صاحب بہاری (۲) جناب مصلح الدین صاحب مئوناتھ بھنجن

(۳) جناب آفتاب احمد صاحب املوی (۴) جناب منظور احمد صاحب بہاری

(۵) جناب محمد شاہد صاحب المئوی

منجانب ناظم انجمن تہذیب اللسان مدرسہ عربیہ انوار العلوم املو مبارکپور اعظم گڑھ۔

بقیہ اخوان الصفا،

یقین افروز نورانی روحانیت کو مجبور کر، مختلف الحال اور متضاد التعبیر [illegible] دانش کی فکر نارسا اور عقل تسمہ پا کی تحیر خیز و اضطراب انگیز ظلمانی جولیت میں [illegible] کہاں کی انسانیت و حکمت ہے۔

اس ادراک و تدبر کے ساتھ ہمیں پوری قوم وملت اسلامیہ کا یوں تفلسف و تعقل کی دلدلوں میں پھنستے چلے جانا بڑا عجیب، اور بے حد غیر منطقی معلوم ہونے لگتا ہے اور یکا طور پر یہ اندیشہ اور خدشہ دل و دماغ میں سر اٹھاتا ہے کہ کہیں ملت اسلامیہ دشمنان اسلام کی کسی گہری سازش کا شکار تو نہیں ہو گئی جس نے اسے ایمان و یقین اور عمل و عزم کی شاہراہ سے ہٹا کر فکر و تذبذب، سفسطہ و مغالطہ اور بے عملی کی بھول بھلیاں میں ڈال دیا ہے۔

اور یہ کیفیت کچھ اسی دور عباسیہ کے ساتھ مخصوص اور وہیں تک محدود نہیں رہی، آگے آنے والے ادوار میں یہ سازش اور بھی برگ و بار لائی، اور جوں جوں عہد نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے بعد بڑھتا گیا اس اسلام دشمنی اور ایمان سوزی برابر بڑھتی چلی گئی، یہاں تک کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا یہ ارشاد اور اس کے بین السطور کی پیشگوئی پورے طور پر صادق آتے چلے گئے۔ اوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ۔ چنانچہ عوام کیا خواص تک بھی رنگا رنگ فلسفوں اور ان کے مخصوص، بوقلموں منطقوں اور ان کے مغالطوں میں مبتلا ہو کر طرح طرح کے فتنوں، گروہوں، جمعیتوں، جماعتوں، مسلکوں اور فرقوں میں بٹ کر باہم دست و گریباں ہو چکے ہیں۔ الا من شاء اللہ

(باقی)

بقیہ میلاد النبی پر تحقیقی نظر

کے پیدائش کے بارے میں مختلف اقوال ہیں دور حاضر کے ہیئت داں محمد پاشا فلکی نے دلائل ریاضیہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ کی ولادت ۹ ربیع الاول بروز دوشنبہ مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی تھی۔ آپ کا نام محمد رکھا گیا تھا اور عام طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ نام عبد المطلب نے رکھا تھا۔ ابن جریر طبری، ابن خلدون، نے بارہ ربیع الاول لکھا ہے۔ بخاری میں آٹھ اور بارہ ربیع الاول ثابت ہے۔ ابو الفداء نے آپ کی پیدائش دس ربیع الاول کو بتایا ہے۔ علاوہ ازیں دو شنبہ، ربیع الاول بھی آتا ہے لیکن دو شنبہ کے دن دس یا بارہ ربیع الاول ثابت نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ عربی مہینہ کے ۹ ربیع الاول اور انگریزی مہینہ کے حساب سے ۲۰ یا ۲۲ اپریل ۵۷۱ء ہی پڑتا ہے اگر یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھائے جانے کے ۶۰۰ سو برس بعد ہے۔ اب ایسی صورت میں اگر دو سال پہلے کی پیدائش ۱۲ ربیع الاول تسلیم کر لی جائے تو اسی روز آپ کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ پھر کیا منایا جائے جشن ولادت، یا ماتم وفات۔

اے بار الٰہا علماء اہل سوء کو حق کے پرکھنے کی توفیق بخشے، اور ضلالت کی راہوں سے دور کر دے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ

مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند کی مجلس عاملہ کی ایک اہم میٹنگ ۹ جنوری ۱۹۸۳ء بروز اتوار دس بجے صبح حوض والی مسجد نئی سڑک دہلی میں انشاء اللہ منعقد ہوگی۔

عاملہ کے تمام ممبران مطلع رہیں۔ ایجنڈا بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا ہے اگر ڈاک کی بے ضابطگی کی وجہ سے ایجنڈا ملنے میں تاخیر ہو تو اسی اطلاع کو کافی سمجھا جائے۔

المعلن

غلام نبی ہارون
جنرل سکریٹری۔

اپیل

مسجد فروشی کا المیہ

جمعیۃ اہل حدیث تلسی پور ضلع گونڈہ، یوپی،

بنام انجمن محمدیہ، تلسی پور ضلع گونڈہ،

مسلمانانِ عالم کی جمہوری عدالت میں،

میمورنڈم برادرانِ قوم و وطن کی خدمت میں

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

دنیا میں کوئی مسجد بکتے نہیں دیکھی ہے

ناموس محمدیوں لٹتے نہیں دیکھی ہے

الحمد للہ! ہم خیرامت سے موسوم ہیں، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے داعی ہیں، قوم وملت کے راعی ہیں، خلیفۃ اللہ کے پیکر جمیل ہیں، سیاست، مساوات، ومیزانِ عدل کے حامل، منتظم، مہتمم، سرپرست دخلیل وکفیل ہیں اور جمہوریہ ہند کے شہری ہیں، اقلیتی طبقے کے لوگ ہیں، جمہوری دستوری بنیادی حقوق کے مدعی ہیں، ہم کو مذہبی آزادی، اظہار خیال کی آزادی، اقلیتی تعلیمی ادارہ کے قیام وانتظام کا حق آئین عطا ہے اور ہم امن پسند وفادار شہری ہیں، ہمارے حقوق جان ومال وابل وعیال و مساکن ومساجد کی ضامن ومحافظ حکومت امروزہ ہے،

ہم اپنے مدارس، معبد ومساجد کے معمار ومتولی کے قانونی، آئینی نیز اخلاقی حیثیت سے مجاز ہیں سیکولرزم نوازِ جمہوریت کا نصب العین ادلین امن وقانون کا نفاذ وتکمیل ہے، ہم مسلمانانِ عالم سے اخلاقی، اسلامی اور شرعی حیثیت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی جمہوری، دینی اور اخلاقی انسانیت نواز عدالت میں، جو سپریم عدالت ہے، مندرجہ ذیل مقدمہ سماعت فرمائیے

بنائے مقدمہ:- ۱- (الف) جمعیۃ اہل حدیث تلسی پور ضلع گونڈہ کل ہند جمعیۃ اہل حدیث دہلی کا ایک شعبہ ہے۔ تلسی پور میں ضلعی دفتر کا قیام عمل پذیر ہو کر ۱۹۵۴ء سے خدمات متنوعہ ومتعینہ انجام دے رہا ہے،

(ب) انجمن محمدیہ تلسی پور کی تقسیم شدہ ملکیت غیر منقولہ پر یہ ادارہ وقوع پذیر ہوا۔

(ج) بمقتضائے مقاصد دستور العمل ومنشور جمعیۃ قطعہ ہذا پر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی مدظلہ العالی مبارکپوری کی صدارت میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب لاہ فاضل بسکوہری نے ایک سلفیہ مسجد کی سنگ بنیاد جون ۱۹۸۸ء میں ڈالی تھی،

(د) تقریب افتتاح ۱۹۸۸ء جشن تاسیس مسجد ۱۹۸۸ء کا انعقاد ہوا اور خلائق عالم نے شمولیت فرمائی، سیاس نامے، خبر نامے اور تاثرات شائع ہوئے مسلک نمبر پندرہ روزہ ترجمان، مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۸۸ء جلد ۶ شمارہ

۲- (الف) آراضی ہذا افتادہ میدان کمیل کود نیز پبلک آرڈیننس (PARADE GROUND) کا انجمن محمدیہ تلسی پور دارل قائم کردہ سلفیہ شمارہ منجانب مسلک اہل حدیث افراد علاقہ تلسی پور ضلع گونڈہ کے فریب کاری، خود ساختہ ذمہ داروں نے ایک مسلم برادر سلفیہ، ساکن دعلاقہ ہذا سے خفیہ طور پر سازشی انداز میں سودا کر لیا

(ب) بغیر قانونی مشتہری منسانڈی بذریعہ تحصیل مجاز، بتوسط مجاز اتھارٹی نیز بلا موقع جواب دعویٰ بہ معیت عطا کئے، قابض ودخیل ہونا چاہا اور شرپسند عناصر کی آڑ میں خود آزاد ہوئے تکرار افراد مسلک وملت نے اخلاقی جرأت

دلائی اور طوق لعنت جہنائی دوٹوک طور سے دستبردار ہوئے مگر

(س) اسی سازشی خفیہ طریق سے ایک غیرمسلم کے ہاتھ سودا بازی کر کے اس مقصوبہ آراضی مذکورہ ۲ (الف) کو منتقل کر دیا اور معاوضہ انجمن محمدیہ کے سیاہ دست غاصب میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کیا (سعودیہ عربیہ) کے عطا کردہ امداد ادارہ دینی میں اس ناپاک طریق سے رقوم غنیمت کو خلط ملط کر کے پاک امداد بنا کر بخش دیا۔

۳- (الف) جب سلفیہ مسجد ہذا پر بنا سنگ بنیاد مذکورہ ۱ (ج) تعمیر جوہی تھی تو مقامی پولیس قبا سا متعصبانہ فرقہ وارانہ ذہنیت نیز مفاد ذاتی سے مغلوب ہو کر غیر قانونی نیز غیر اخلاقی طور سے مزاحمت کیا اور روک دیا۔

(ب) چند دنوں بعد اور بوقت نیم شب اسی غیرمسلم شخص ساکن تلسی پور ضلع گونڈہ نے ۳ الف پر ردّوں کے اوپر بعض خشت اولین کے اور اپنے ردّے اینٹیں جوڑ کر چار چھ ردّے LINE OF BRICKS OF ROLL ON THE COMMENT PORT دیوار اٹھانی شروع کر دی،

(س) صبح صادق کے وقت افراد مخصوص وعوام نے اس حرکت نازیبا کو دیکھا اور رفتہ رفتہ اطراف وجوانب کے علاقہ میں یہ خبر پھیلی اور اس کا ردّ عمل شروع ہوا۔

ردّ عمل (REACTION) اب ہم سلفیہ برادران اگر مزاحمت و مخالفت نیز انہدام کرتے ہیں تو ہندو مسلم فساد کا الزام وارتکاب نقض امن وقانون بغاوت کا آلہ کار ہوتے ہیں (جیسا کہ ہم کیا گیا ہے)!

سلفیہ برادران اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے جام شہادت پینے کے لئے تیار ہیں ؟ ساقی آخرت کے میکدے میں باری تعالیٰ سے دعا گو ہیں سے

جبیں پہ خونِ شہادت کا نقش ہو یارب | مری جبیں کو وہ تابندگی عطا کر دے،
مری حیات کو دے رزق شہادت موتی | مری وفات کو رب مشہوری عطا کر دے،

(س) اب منسلکین انجمن محمدیہ مذکورہ بالا، ہمارے سلفیہ اسلامک نرسری اسکول جمعیۃ اہل حدیث بلڈنگ تھانہ روڈ تلسی پور ضلع گونڈہ یوپی (ہند) کو زیر تولیتی تعلیمی، اقلیتی ادارہ دستور ہند آرٹیکل ۳۰ ر ۱۹، اور معہ دفتر ضلع اہلحدیث جمعیۃ مسجد اہلحدیث (ہند) کو فروخت ونیلام کرنے کا علی الاعلان بسر بازار منادی کرتے ہیں، لیکن افراد مسلک سلفیہ نیز اہل حدیث وجملہ مسلمانان بغیر امتیاز مسلک ومذہب اس کار سیاہ ومذموم حرکت پر جوابی نعرے بھی لگا رہے ہیں،

ذوقِ دل، خونِ جگر، خونِ تمنا دی ہے | حق ہے میرا بھی یہ گلشن تیری جاگیر نہیں،

استدعا (REQUEST) عزت مآب صدر جمہوریہ ہند، وزیر اعظم ہند، وزیر داخلہ ہند، وزیر اعلیٰ اتر پردیش، وزیر تعلیم اتر پردیش، گورنر یوپی، ضلع مجسٹریٹ گونڈہ، ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس گونڈہ، ایس ڈی ایم بلرام پور، تھانہ دار تلسی پور گونڈہ، مقامی ایم پی وایم ایل اے کا خصوصی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں، اور فریاد رسی کر کے ہمیں مسجد تعمیر کرنے میں سرکاری تحفظ عطا کریں، ورنہ ہم اپنے مذہبی، دستوری، جمہوری بنیادی حقوق کی بحالی کے لئے پرامن احتجاج کرتے ہوئے بوقت دفاع جان کی بازی لگا دیں گے اگر ہم خاموش رہتے ہیں تو اللہ عزوجل ہمارے گناہ کبیرہ کو معاف نہیں کرے گا اور آخرت میں باز پرس کرے گا۔

(الف) ومن قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد۔ (رواہ ابوداؤد ترمذی حسن صحیح) جو شخص اپنے مال واپنی جان واپنے دین واپنے اہل وعیال کی حفاظت میں مارا گیا بس وہ شہید ہے۔

بقیہ صفحہ

پریس نوٹ

آج مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ضلع جمعیۃ اہل حدیث گونڈہ کی ایک تاریخی میٹنگ ہوئی نئی مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ممبران عاملہ کے نام اس طرح ہیں:
(۱) محمد ایوب خان (صدر) (۲) مسعود احمد خان (سکریٹری) (۳) شوکت اللہ خان (سرپرست) (۴) نصیح الدین خان، (۵) مولانا محمد عمر اسلفی حفظہ (۶) ابرار احمد (۷) عبدالرحیم، (۸) محمد سعید خان، (۹) محمد حسن خان، (۱۰) شفیق احمد خان، (۱۱) عبدالمعبود (۱۲) شاہ حبیب (۱۳) عبدالجلیل (۱۴) عبدالوحید خان (۱۵) حفیظ اللہ خان، (۱۶) عبدالباری، (۱۷) محمد اسلام، (۱۸) نصرت اللہ بھیس پور، (۱۹) نسیم اللہ، (۲۰) عبدالرؤف ندوی، (۲۱) محمد جلیل گھرہا، وغیرہ۔
(۱) اسلامک نرسری اسکول کے انچارج ماسٹر مسعود احمد خان دیال پور نرہ ۲۔ سلفیہ مسجد کی بازیابی کے لئے وفود مقرر کئے گئے جو وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ (یوپی) سے رابطہ قائم کریں گے۔

والسلام: سکریٹری

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

نہایت ہی غم و اندوہ کے ساتھ یہ جانکاہ و دلخراش خبر دی جاتی ہے کہ سابق ناظم اعلیٰ مشرقی جمعیۃ اہل حدیث جمشید پور جناب نور ضیاء کے والد محترم جناب محمد اسحاق صاحب سابق ریلوے گارڈ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سرگرم اہل حدیث تھے، تقویٰ، سادگی و شرافت کا سرمایہ خوردہ تھے۔ خدا انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

ناظرین کرام سے دعائے مغفرت و نماز جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے۔

حسن منظور حق، ناظم اعلیٰ۔

نماز جنازہ غائبانہ

ملی جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ جمعیۃ اہل حدیث جنوبی بمبئی کی مشہور و معروف باصلاحیت شخصیت الحاج سید عبدالرحمان سابق جنرل سکریٹری آل انڈیا کانفرنس ملت جیل داری مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۳ء شب جمعہ ۳ بجے مختصر علالت کے بعد جملہ خاندان و احباب کو داغ مفارقت دے کر دار البقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، بعد نماز جمعہ اپنے آبائی قبرستان میں مدفون ہو گئے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ، خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔ آمین۔

موصوف بہت ہی دور اندیش، مدبر اور مفکر تھے۔ آل عبدالسلام مرحوم میں باوقار، ممتاز شخصیت کے مالک تھے۔ علاوہ ازیں جمعیۃ اہل حدیث مساجد و مدارس کو مفید و زریں مشوروں سے نوازتے تھے۔

مہمان نواز، حلیم، شیریں گفتار، خیر خواہ تھے، غرض کہ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ ناظرین کرام سے گزارش ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ غائبانہ ادا فرما کر مغفرت کی دعا فرمائیں۔

عبدالغنی سلفی عمری ناظم جامعہ

تقریب افتتاح
المعہد الاسلامی تولہوا (نیپال)

تولہوا نیپال کا ایک مشہور و معروف ضلع ہے، یہ مقام کافی اہمیت کا حامل ہے یہیں ماشاء اللہ معتدبہ تعداد مسلمانوں کی ہے، یہاں دینی تعلیم کی کمی کا شدت سے احساس کیا جا رہا تھا، مقام مسرت ہے کہ خطیب الاسلام حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی جھنڈانگری کی حسن و توجہ اور مساعی جمیلہ سے المعہد الاسلامی، کے نام سے ثانوی معیار کی ایک درسگاہ اور جامع مسجد بن گئی ہے، ۳۰ اگست بروز جمعہ کو اس درسگاہ کی تقریب افتتاح کی مبارک گھڑی تھی، جس میں ضلع کے علماء و فضلاء اور عمائدین موجود تھے اس تقریب کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

خطبۂ جمعہ جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدنی، نیپالی نے دیا جس میں توحید و آخرت کے موضوع پر بڑا بصیرت افروز تقریر فرمایا، ڈھائی بجے بعد نماز جمعہ افتتاح تعلیم کی مبارک گھڑی تھی، حاضرین نہایت ہی شوق سے ہمہ تن گوش تھے، مدرسہ کے طلبہ قرآن کریم لیکر صف بستہ بیٹھے تھے، علمائے کرام کا مقدس گروہ جلوہ افروز تھا، جس میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا رحمت اللہ صاحب صدر مدرس سراج العلوم جھنڈانگر، مولانا عبدالمنان صاحب، مولانا افضل حق صاحب، مولانا محمد رشید احمد صاحب سلفی و دیگر اساتذہ جامعہ سراج العلوم موجود تھے، مولانا رحمت اللہ صاحب نے سورۂ فاتحہ کے ذریعہ افتتاح کیا اور اس سورہ کی مختصر توضیح و تشریح کے ذریعہ بچوں کو درس دیا، بار بار ہوئے ما جھنڈا اسد کمیٹی نے معہد کی تعمیر و ترقی کے سلسلہ میں اخوانِ جماعت کو متوجہ کیا، مولانا رحمت اللہ کی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

فی الحال معہد میں ۵۰ بچے داخل ہیں، جس کا کفیل معہد ہے، تین لائق مدرسین کی خدمات حاصل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دینی معہد کو ترقی بخشے اور کتاب و سنت کی اشاعت کا مستحکم قلعہ بنائے، آمین۔

محمد ہارون سکریٹری المعہد الاسلامی تولہوا (نیپال)

مبلغ جمعیۃ اہل حدیث راجستھان

جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب سروازی کو جمعیۃ اہل حدیث راجستھان کی طرف سے مبلغ مقرر کیا گیا ہے، آپ کا کام صرف تبلیغ ہی نہیں ہوگا بلکہ آپ ہر جگہ کے مدارس کو دیکھے اور ان کا رابطہ دارالسلام راجستھان سے قائم کریں گے، جہاں مدارس نہیں ہیں وہاں مدارس قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ دارالعلوم بانڈی میں کچھ عرصہ سے ۲ مدرس کام کر رہے ہیں دارالسلام میں باہر سے آنے والے بچوں کے قیام و طعام کا معقول انتظام ہے، مبلغ صاحب زیادہ سے زیادہ طلبہ کے بھیجنے کا انتظام کریں گے اس وقت یوپی کے طلبہ دارالسلام میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، مقام بانڈی ضلع دھولپور ریلوے سے ملا ہوا ہے، دارالسلوم کچھ عرصہ سے بند ہے جلد ہی اس میں بھی تعلیمی سلسلہ جاری کرنے کی سعی بلیغ کریں گے، جہاں بھی آپ تشریف لے جائیں جماعت اہل حدیث سے درخواست ہے کہ آپ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔

خادم عبدالحلیم محمد اللہ یار جیں گھر کوٹہ راجستھان

بقیہ، اپیل، مسجد تلشی کا المیہ

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔ (القرآن سورہ عنکبوت) جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے راستے کھول کر ہموار کرتا ہے (ہدایت و توفیق و نصرت بھی عطا کرتا ہے) یعنی ان کے ساتھ رہتا ہے۔

تو ہم کہیں گے، اے مسبب الاسباب ہم نے زندگیاں اور کتابیں تو کفن بردوش حاضر ہیں

کامل یقین بجام آرزو ناز ہے رحیم	بس اسی خیال ہی نے گنہگار کر دیا
ہر جو رواداری نازم کہ متقبل ہے	ہم وفادار ہیں، غدار یہ شمشیر نہیں
علم کی تیرے کرم کیجئے لگے اہل خرد	کٹ گئے دیوانوں کے سر اسکی یہ تعبیر ہے

معذرت، والسلام

منجانب
سلفیہ مسجد ایکشن کمیٹی تلشی پور ضلع گونڈہ، یوپی

المستدعی: حاجی محمد ایوب خان صدر
مسعود احمد خان تہامی سکریٹری و دیگر ممبران و اراکین

پندرہ روزہ "ترجمان" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں! منیجر

نوادرات اور اہل عرب

از عبدالرؤف اثری گورکھپوری

عرب کو عرب کہنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ درحقیقت "عربہ" تھا، جس کے معنی بادیہ، اور ریگستان کے جو سکتے ہیں، کثرت استعمال سے بعد میں عرب ہو گیا۔ اس کے مشرق میں خلیج فارس اور بحر عمان، مغرب میں بحر احمر، خلیج عقبہ، شمال میں دریائے فرات، اور جنوب میں بحر ہند واقع ہے۔ اہل عرب چونکہ اپنی جگہ باعتبار قیام مقام تبدیل کیا کرتے تھے، اور اپنے ساتھ خیمے بھی رکھتے تھے، اس لئے انہیں اہل وبر، بھی کہتے ہیں۔ جاہلیت کا مشہور شاعر امرؤ القیس نجد کا باشندہ تھا کلیب جیسا معزز جس کا قبیلہ بکر بن وائل تھا نجدی کا تھا۔ عرب کا مشہور شاعر منذر بن ابوبکر آل منذر کے حکم سے بحرین میں قتل کیا گیا۔ یمامہ وہ جگہ ہے جہاں زرقا نال معروف عورت رہا کرتی تھی، جس کی صفت میں یہ تھی کہ دشمن کی فوج کو تین روز کی مسافت سے دیکھ لیتی تھی، یمامہ وہ مقام ہے جہاں مسیلمہ بن کذاب نے آخر عہد پیغمبر صلعم میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ سد مارب جس کو شاہان سبا نے تعمیر کیا تھا ان کی نافرمانی کی وجہ سے ٹوٹ گیا، اسی واقعہ کو "سیل العرم" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جاہلیت کے عہد کا گڈ مارننگ "انعم وصباحا" تھا، جاہلیت کے عہد کا گڈ ایوننگ "انعم ظلاما" تھا۔ بارج یا عرب کا پہلا بادشاہ تھا، جسے ابیت اللعن یا انعم صباحا، کہہ کر مخاطب کیا گیا۔ زمانہ قدیم میں جبکہ مشرق عرب اور ہندوستان میں تجارت منسلک تھی، مسالہ، خوشبوئیں، ہاتھی دانت، صندل اور طاؤس وغیرہ ہندوستانی اشیاء ساحل عمان پر اتر کر وہاں سے اہل سبا بذریعہ اونٹ بحر احمر کے کنارے خشکی کے راستہ حجاز کے گذر کر شام و مصر لے جاتے تھے قرآن اسی راستہ کو امام مبین اور اسی سفر کو رحلۃ الشتاء والصیف۔ کہا ہے۔

ابرہہ جس نے خانہ کعبہ پر چڑھائی کی تھی، عیسائی تھا۔ اس نے ایک عالی شان کنیسہ تعمیر کیا تھا جو عدیم المثال تھی اس کنیسہ کا نام القلیس تھا۔ ابرہہ کا خیال تھا کہ اہل عرب کعبہ محترم کی زیارت ترک کر کے اس کنیسہ کی زیارت کیا کریں گے اس لئے کہ یہ بظاہر بہت ہی شاندار تھا۔ مگر ایسا نہ ہو سکا جس کے نتیجہ میں ابرہہ نے کعبہ محترم پر چڑھائی کر دی، جیسا کہ سورۂ "الم تر کیف" میں یہ واقعہ مذکور ہے۔ یہ واقعہ ۵۷۰ء کا ہے اسے واقعہ فیل بھی کہتے ہیں۔

سرکار دوجہاں رحمت کن فکان صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت واقعہ فیل کے چالیس روز بعد دنیائے عالم پر جلوہ گر ہوئی۔

حکومت حیرہ کا سب سے پہلا بادشاہ مالک ازدی تھا، اتفاقاً خود اس بیٹے کے ہاتھ سے ایک تیر اسکو لگ گیا اور وہ جاں بحق ہو گیا مرتے وقت جو شعر اس نے پڑھا تھا وہ ضرب المثل ہے۔ شعر یہ ہے۔

أعلمه الرماية كل يوم فلما اشتد ساعده رماني

یعنی میں ہر روز اسے تیر اندازی سکھاتا تھا۔ جب اس کی کلائیاں مضبوط ہو گئیں تو مجھ ہی کو تیر کا نشانہ اس نے بنا لیا۔

نعمان الاعور وہ بادشاہ گذرا ہے جس نے ساسانی شہزادہ بہرام گور کے لئے ایک خوبصورت محل بنوایا تھا۔ یہ محل خورنق کے نام سے موسوم ہے اسی نے ایک نہر بھی کھدوائی تھی جس کا نام سدیر مشہور ہے۔

عہد جاہلیت میں منذر اور حارث الاعرج میں باہم قتال شروع ہوا۔ حارث کی بیٹی حلیمہ اپنے ہاتھ ہر جانباز کو عطر لگاتی تھی جس کی وجہ سے وہ خوب لڑتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حارث نے کہا تھا کہ جو منذر کو قتل کر دے گا اس سے اپنی بیٹی بیاہ کر دے گا بالآخر منذر مقتول ہوا۔ یہ واقعہ یوم حلیمہ کے نام سے مشہور ہے۔

منذر ہی وہ بادشاہ تھا جس نے اپنے دونوں ندیموں (خالد بن المضلل اور عمرو بن مسعود) کو شراب کے نشہ میں زندہ دفن کرا دیا تھا، جب ہوش میں آیا تو ان دونوں پر دو ستون بنوا دیا جن کا نام الغریان رکھا، سال میں دو دن وہاں جاتا۔ ایک دن کا نام یوم نعیم تھا اگر اس دن وہاں کوئی آتا تو بہت انعام و اکرام پاتا اور دوسرے دن کا نام یوم بوس تھا۔ اگر اس دن وہاں کوئی جاتا تو اسکو قتل کر دو اگر اس کا خون ستون پر ملوا دیا جاتا۔

عرب کا معروف شاعر عبید بن الابرص یوم بوس میں قتل ہوا۔ حنظلہ طائی جس نے ایک سال کی مہلت یوم بوس کے سلسلہ میں شریک بن عمرو کی ضمانت پر لی تھی، ایفاء وعدہ پر رہا کر دیا گیا اور منذر نے اس کے بعد یوم بوس کو بھی ختم کر دیا۔ اور خود نصرانی ہو گیا۔

نعمان سوم نے اپنی ہلاکت سے قبل قبیلہ بنی بکر کے سردار ہانی کے پاس اپنے اسلحہ جات رکھ دیئے تھے، جب خسرو پرویز کو یہ معلوم ہوا تو اس نے ہانی سے وہ تمام اسلحے طلب کئے۔ ہانی کے انکار کرنے پر کوفہ کے قریب بمقام ذوقار ایک جنگ ۶۱۰ء میں ہوئی اس جنگ کا نام ذوقار ہے۔ اس لڑائی میں عربوں (یعنی قبیلہ بن بکر بن وائل) کو فتح کامل خسرو پرویز ایرانی پر ہوئی۔ یہ پہلی لڑائی تھی جس میں عربوں کو فتح حاصل ہوئی اس واقعہ کے چند ماہ قبل رسول مقبولؐ کی ولادت باسعادت ہو چکی تھی۔

ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں قحط پڑا۔ اس موقع پر بنو ہاشم نے روٹیاں چور چور کر کے غریبوں کو کھلائیں اس لئے ان کا نام ہاشم پڑ گیا، جس کے معنی چور چور کرنے والے کے ہیں۔ قصی پہلا شخص ہے جس نے دار الندوہ ایجاد کیا۔ جس میں شعر خوانی و ذبح قضایا اور نکاح خوانی کی رسم ادا ہوتی تھی۔ عرب کے مشہور بازار دومۃ الجندل، ہجر، عمان، حضر موت، اور صنعا یمن، ذیقعدہ میں سب سے بڑا میلا یا بازار عکاظ میں لگتا تھا، سبع معلقہ اسی سے متعلق ہے۔

ظہور اسلام کے وقت صرف دس بارہ آدمی لکھنا جانتے تھے، جیسا کہ علامہ بلاذری نے اپنی کتاب (فتوح البلدان) میں چند کے نام گنائے ہیں۔ حضرت عثمانؓ حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زیدؓ، حضرت ابوحذیفہؓ، ابوسفیان اور شفاء بنت عبداللہ۔

غزوۂ بدر کے بعد تعداد بڑھتی گئی یہاں تک ختم نزول قرآن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی۔ عرب کا حافظہ مشہور ہے جس چیز کو ایک بار دیکھ لیا یا سن لیا تو وہ ہمیشہ کے لئے یاد ہو گیا، مثال کے طور پر ابوتمام مؤلف حماسہ کو چودہ ہزار قطعیں زبانی یاد تھیں۔ حماد کو ہر ایک حرف تہجی کے ایک ایک ہزار قصیدے یعنی کل ستائیس ہزار قصائد یاد تھے، اصمعی سولہ ہزار نظموں کا حافظ تھا۔ ابو منظم نے ایک بار ایسے سو شعراء کے اشعار نقل کئے جن میں سے ہر ایک کا نام عمرو تھا۔ جاہلیت کا باکمال شاعر نابغہ ذبیانی کا یہ مصرعہ "فقد نبغت لنا منهم شئون"، نے اسکو نابغہ کا لقب دیا۔

کہا جاتا ہے کہ چالیس فیصد شعراء جاہلیت نجدی ہیں، بیس فیصد حجازی ہیں اور اتنی قدر یمن میں اور بقیہ عراق و بحرین میں ہوئے، اور اہل نجد بلاغت میں اور اہل حجاز فصاحت و رقت کلام میں ممتاز ہوئے۔

عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں حجاج بن یوسف کے حکم سے نصر بن عاصم نے نقطے ایجاد کئے۔ علامہ ابن خلدون کا قول ہے کہ ابو الفرج اصبہانی جو دولت عباسیہ میں تھے، ان کی کتاب "الاغانی" عرب کا دیوان ہے۔ علم نحو کی باقاعدہ تہذیب و تکمیل خلیل بن احمد نے خلیفہ ہارون الرشید کے عہد میں کیا۔ تاریخ دانی کی سب سے پہلی کتاب عبید بن شریہ نے حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں لکھی۔ جغرافیہ کی سب سے پہلی کتاب ابو زید بلخی نے دوسری صدی ہجری کے آخر میں عباسی دور میں مرتب کیا۔ بقیہ

D (D) 712
FORTNIGHTLY TARJUMAN
317, PRESS STREET SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مطبوعات

رحمت العالمین مکمل سیٹ ۷/۵۰
ترمذی شریف مکمل
تاریخ اسلام مکمل سیٹ ۱۰۰/۰۰
ترجمان القرآن (اول دوم سوم و چہارم) مکمل سیٹ ۱۳۵/۰۰
قاموس الجدید اردو عربی ۲۷/۰۰
المنجد ۸۰/۰۰
اسلامی وظائف ۱۵/۵۰
تیسیر القرآن سیکڑہ ۸۰/۰۰
پارہ عم ۳۵/۰۰
قاعدہ بغدادی -
شہدائے احد ۵/۵۰
[illegible] ۵/۰۰
[illegible] ۳/۰۰
کتاب الجنائز ۵/۵۰
فضائل علماء حدیث اول ۹/۵۰
قرآنی تعلیمیں دوم ۱۸/۰۰
قرآنی تعلیمیں اول ۷/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان دوم ۲/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان ۱/۵۰
اجزاء [illegible] علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالہ ۲/۰۰
درجات [illegible] شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ۱/۵۰
دستور المتقی مجلد ۱۳/۰۰
" غیر " ۱۰/۰۰
چمن اسلام قاعدہ ۱/۲۰

چمن اسلام اول ۱/۳۰
" " دوم ۲/۰۰
" " سوم ۲/۷۵
" " چہارم ۳۰/-
" " پنجم ۵/۰۰
اسلامی کہانیاں اول ۱/۵۰
" " دوم ۲/۰۰
" " سوم ۲/۵۰
معلومات عامہ اول ۱/۵۰
" " دوم ۲/۰۰
" " سوم ۲/۵۰
اسلامی حساب اول ۱/۵۰
" " دوم ۲/۰۰
" " سوم ۲/۵۰
ہندی پرائمری [illegible] ۱/۰۰
حسن البصری ۱/۰۰
فضائل محرم و یوم عاشوراء ۱/۰۰
ایمان ایمانیات ۳/۰۰
حب رسول کے تقاضے ۱/۵۰
دینی تحریکوں میں بناؤ بگاڑ کا مفہوم ۵/۵۰
[illegible] ۱/۵۰
اسلام اور اہل حدیث، حضرت مولانا ثناء اللہ ۵/۵۰
وجیز ایصال ثواب ۳/۰۰
اسلامی فقہ علامہ عبدالرحمن رحمانی
کلمہ طیبہ بی بی جان ۱/۸۰
شرکت کیا ہے امام ابن تیمیہ ۲/۵۰

توحید کیا ہے؟ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ۲/۵۰
مسنون دعائیں عاصم نعمانی ۱/۲۵
کردار کا جادو شاہ بلیغ الدین ۱/۵۰
قانون الٰہی یا انسانی عبدالقادر عودہ شہید ۳/۵۰
چالیس حدیث امام نووی انگریزی، اردو ۸/۰۰
قرآن اور دعوت انقلاب سید قطب شہید ۳۲۵
اقبال [illegible] ڈاکٹر [illegible] ادارہ [illegible] پاکستان ۶/۰۰
مولانا مودودی مجرم کیوں؟ سبحان خانی ۲/۵
[illegible] پروفیسر عبدالصمد صارم ۳/۰۰
رہنما کتاب حافظ محمد ذکی ۵/۰۰
حضرت عائشہ کی شادی اور اصل عمر [illegible] فاروق خان ایم۔ اے۔ [illegible]
انسانیت کی تعلیم اور اسلام [illegible] ۱/-
رسول اللہ کی نماز علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالہ ۷/-
مثالی معاشرہ شفیق احمد سعید [illegible] ۳/۵۰
مہر نبوت علامہ قاضی سلیمان منصورپوری (مؤلف رحمۃ للعالمین)

آزاد کی تصانیف

مضامین الہلال ۶/۰۰
تبرکات آزاد ۴/۵۰
قول فیصل ۴/۵۰
شہید اعظم ۶/۵۰
انسانیت موت کے دروازے پر ۶/۰۰
کاروان خیال ۶/۵۰
غبار خاطر ۱۶/۵۰

مولانا وحید الدین خان کے قلم سے

دین کیا ہے؟ ۳/۰۰
تعمیر ملت ۳/۵۰
ظہور اسلام ۱۳/۰۰
تاریخ کا سبق ۳/۰۰
مذہب اور سائنس ۳/۵۰
تعارف اسلام ۳/۵۰
تجدید دین ۳/۰۰
الاسلام ۱۵/۵۰
زلزلۂ قیامت ۳/۵۰
عظمت اسلام ۳/۵۰
فسادات کا مسئلہ ۳/۵۰
مذہب اور جدید چیلنج ۱۵/۵۰
اسلام دین فطرت ۲/۵۰
اسلامی دعوت ۳/۰۰
قرآن کا مطلوب انسان ۵/۵۰

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶